بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمة الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا

شرک و بدعت کے لیے سرکاری سرپرستی کیوں؟

یہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت روزِ مکافات! —— انسانی اعمال میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرغوب ترین عمل، جس پر آخرت کی فوز و فلاح کا انحصار ہے، اللہ رب العزت کی وحدانیت کا عقیدہ رکھتے ہوئے خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے! جبکہ اس عبادت کا مستند طریقہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے —— ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کا یہی مفہوم ہے!

اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ترین عمل، جو آخرت کی بربادی کا موجب ہے، شرک ہے! جب کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ شریعت کے مقابلہ میں نئی شریعت گھڑ لینا بھی شرک ہی کے قبیل سے ہے —— فرمان باری تعالیٰ :-

”اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ“[1]

یعنی ”کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے دین سے وہ طریقہ مقرر کیا ہے، جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا!“

—— ہمیں یہی بتلاتا ہے! وجہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ رب العزت کے نمائندہ ہیں اور آپ کا بتلایا ہوا طریقہ حکمِ الٰہی ہے —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

”وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى“ (النجم : ۳-۴)

”اور (یہ نبیؐ) خواہشات کے تحت نہیں بولتے، بلکہ وہ تو وحی (الٰہی) ہے جو

---

[1] الشوریٰ : ۲۱

(آپ کی طرف) کی جاتی ہے!"

اسی لیے فرمایا:

"مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ - الاٰية!" (النساء: ۸۰)

"جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، اس نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی!"

اب اگر کوئی شخص آپؐ کی بتلائی ہوئی شریعت کے مقابلہ میں اپنی طرف سے شریعت ترتیب دیتا ہے، شریعتِ الٰہی میں تغیر و تبدل کرتا ہے، یا اس میں ایسی چیز کا اضافہ کرتا ہے، جس کا اللہ نے حکم دیا —— تو شارع چونکہ صرف اللہ رب العزت ہیں، لہٰذا ایسا شخص گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابری کا دعویدار ہو کر شرک کا مرتکب ہوتا ہے —— آیت میں "اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا" کے الفاظ قابلِ غور ہیں!

اسی کا دوسرا نام بدعت بھی ہے —— ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ"

"(دین و شریعت میں داخل کی جانے والی) ہر نئی چیز بدعت ہے!"

یاد رہے کہ شرک ناقابلِ معافی جرم ہے، لہٰذا مشرک پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے:

"اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ!" (المائدۃ: ۷۲)

اور یہی حال بدعتی کا ہے:

"كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"

"ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر بدعت جہنم میں (لے) جانے والی ہے!"

شرک و بدعت کے قلابے باہم یوں بھی ملتے ہیں کہ دونوں ہی اعمال کی بربادی کا باعث ہیں —— سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ پیغمبروں کے نام گنوانے کے بعد فرمایا:

"وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" (الانعام: ۸۹)

"اگر یہ شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے"

جبکہ بدعتیوں کے بارے سورۃ الکہف میں تفصیلاً ارشاد ہوا:

"قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا" (آیات ۱۰۳ تا ۱۰۶)

(اُے نبیؐ) آپ فرما دیجیے کہ ہم تمہیں (ان لوگوں کے بارے) بتلائیں جو اعمال کے لحاظ سے بڑے خسارے میں ہیں ــــ (یہ) وہ لوگ (ہیں کہ) جن کی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی تاہم وہ یہ گمان کر رہے ہیں کہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں ــــ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے۔ اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے وزن قائم نہیں کریں گے۔ یہ ان کی سزا ہے جہنم! اس لیے کہ انھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں کا مذاق اڑایا۔"

ملکِ عزیز میں محرم الحرام میں جو کچھ شیعہ کرتے ہیں، اور ربیع الاول میں جو کچھ سُنّی کرتے ہیں، ثواب کی نیت سے اچھے کام سمجھ کر ہی کرتے ہیں ــــ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ شریعت میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ــــ ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابلہ میں ایک نئی شریعت ہے، لہٰذا شرک بدعت ہے! ــــ ورنہ انھیں چاہیے کہ کتاب و سنت سے اپنے اس طرزِ عمل کی سند پیش کریں! ــــ اور اگر یہ ناممکن ہے (فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا!) تو آیاتِ مذکورہ بالا کے تحت یہ باور کرلیں کہ ان کی حصولِ ثواب کی یہ سعی کوشش بیکارِ محض ہے، اور روزِ قیامت اسے میزانِ عدل میں رکھ کر تولنا تو کجا، اس کے لیے میزان قائم ہی نہ کی جائے گی ــــ ویسے بھی وہ یہ دیکھ لیں کہ یہ ماتم و مرثیے، یہ سینہ کوبی و واویلا، یہ خنجر بازی و زنجیر زنی، اور اسی قبیل کی دوسری بہت سی چیزیں ــــ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی آڑ میں "سنّیوں" کی عید میلاد، اور اس کے تحت گڈیاں پتنگیں، محرابوں کی تشکیل، پہاڑیوں

ل؎ حواشی قرآنِ مجید "فوائد ستاریہ"، مطبوعہ کراچی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

"امام ابنِ کثیرؒ نے فرمایا کہ یہ آیت عام ہے اور شامل ہے ہر اُس شخص کو جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت غیر طریقہ مرضیہ پر کرتا ہے اور اس کا یہ اعتقاد ہوتا ہے کہ اس کے یہ اعمال محبوب اور مقبول ہیں اور درحقیقت وہ سب مردود ہیں!"

کی تعمیر، باجے تاشے، قوالیاں، فلمی گانے اور پھر ان کی لے پر رقص و سرود، یہ سب کچھ اسراف و تبذیر کے علاوہ قرآنی آیات اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے؟
—— ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہی کچھ کیا کرتے تھے؟ —— اگر جواب اثبات میں ہو، تو یہ شانِ رسالت میں بدترین گستاخی ہے —— اور اگر جواب نفی میں ہے، تو پھر آخر وہ یہ سب کچھ کس خوشی میں کر رہے ہیں؟ —— آہ!

"اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا" !

قیامِ پاکستان کے بعد ہر موڑ پر توقع ہی کی جاتی رہی ہے کہ بالآخر یہ ملک اپنی نظریاتی بنیادوں پر استوار ہوگا اور یہاں ہر طرف شریعت کی عملداری ہوگی —— لیکن جوں جوں وقت گزر رہا ہے، یہ توقع تک معدوم ہوتی چلی جا رہی ہے —— اقامتِ صلوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کسی بھی اسلامی حکومت کے اولین فرائض میں سے ہیں —— لیکن بجائے ان کی طرف توجہ دینے کے ہو یہ رہا ہے کہ رفتہ رفتہ بدعات و منکرات کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو رہی ہے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان کی خوب خوب تشہیر ہوتی ہے —— محرم الحرام میں ماتم و آہ و بکا کی آوازوں سے مشکل جان چھوٹتی ہے، تو ربیع الاول کی قوالیاں اور شرکیہ نعتیں، نظمیں بلائے بے درماں کی طرح نازل ہو جاتی ہیں —— حالانکہ ملک کی ایک کثیر آبادی انہیں ناجائز بلکہ حرام سمجھتی ہے، اور چونکہ یہ ان کے عقیدہ کا مسئلہ ہے، لہٰذا یہ اُن کی شدید دلآزاری کا باعث بھی ہیں —— کارپردازانِ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ دیوبندی اور اہلِ حدیث بھی اسی ملک کے باسی ہیں، پھر ان کی سمع خراشی آخر کس لیے؟ —— بلکہ کارکنانِ حکومت خود بھی مسلمان ہیں، کتاب و سنت کی مذکورہ بالا نصوص کے پیش نظر وہ سوچیں کہ شرک و بدعات کو سرکاری سرپرستی کیوں حاصل ہو رہی ہے، جو اس دنیا میں اگر جگ ہنسائی کا باعث ہیں، تو آخرت میں عذابِ الیم کا باعث بھی! —— ہمارا مطالبہ ہے کہ ذرائع ابلاغ سے بدعات و منکرات کی تشہیر کا سلسلہ بند کیا جائے، ورنہ ذمہ داران روزِ قیامت رب کی بارگاہ میں بازپرس کے لیے تیار رہیں —— وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !